تلاوت فرماتے دیکھا۔ اس دفعہ آپ کا موضوع "السلام علیکم اور وعلیکم السلام کا مسلمانوں میں ترویج" تھا۔ آپ نے فرمایا۔ "اگر سارے مسلمان بہم ملاقات میں یا راہ گزر میں السلام علیکم اور وعلیکم السلام کو التزام سے اپنا لیں تو یقین ہے نجات حاصل ہو جائے گی" غرض آپ کی تقریر دلپذیر ہندو پاکستان کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے قلوب پر یکساں اثر انداز تھی۔ آپ بلا کے حاضر جواب تھے۔ آپ کا دلچسپ مزاح دینی اصلاح کا موجب ہوا کرتا تھا۔ بہل ضلع میانوالی (اب ضلع بھکر) میں قیام کے دوران ایک دیہاتی سفید ریش حضرت شاہ جی کی مجلس میں آیا اور بجائے السلام علیکم کہنے کے بسم اللہ بسم اللہ کہہ کر پاؤں چھونے لگا۔ حضرت نے فوراً ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ "میاں بسم اللہ عام طور پر دو جگہ پڑھی جاتی ہے۔ روٹی کھانے سے پہلے یا اپنی منکوحہ عورت کے پاس جانے سے پہلے۔ تم نے مجھے کیا سمجھا روٹی یا منکوحہ عورت"۔ نووارد سخت نادم ہوا۔ آپ نے محبت آمیز لہجہ میں اسے سمجھایا کہ "مسلمان جب کسی مجلس میں آئے تو پہلے السلام علیکم کہے۔ جو شریعت کا حکم اور کارِ ثواب ہے" آپ نے ملک و ملت کے لئے قید ہو کر جو کارنامے سرانجام دیئے وہ بے حد و حساب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور ہمیں ان کے اتباع کی توفیق ارزانی کرے۔ آمین

عندلیبِ نغمہ پیرا

بہاریں پھوٹتی تھیں ان کے اندازِ تکلم سے
خطیبِ سحر ساماں تھے، جلیسِ محفل آرا تھے
وہ جب ترتیل کرتے تھے گمانِ وحی ہوتا تھا
تلفظ میں وہ کامل، حسنِ قرأت میں وہ یکتا تھے
شریعت کا امیر اُن کو کہا جاتا ہے تو سچ ہے
کہ شرع و دیں کے اسرار ان کے نطق پر وا تھے
نبی تسلیم کر لیتے وہ کیسے قادیانی کو
نقوشِ پائے ختم المرسلیں پر وہ جبیں سا تھے
نظر بندی رہی ان کا مقدر فصلِ گل میں بھی
اگرچہ وہ چمن کے عندلیبِ نغمہ پیرا تھے
پڑا تھا قوم کی طبعِ مکدر کا غبار ان پر
بہارستان تھے پہلے بالآخر ایک صحرا تھے
نہیں سمجھے ہیں ہم مفہوم اب تک ان کے نغموں کا
وہ تھے تو نے نفس جعفر مگر خاموش گویا تھے

جعفر بلوچ